(1236)

محترم جناب مفتی ______________ صاحب

السلام علیکم! کیا فرماتیں ہیں۔ (محدثین کرام)

مورخہ: یکم نومبر ۲۰۲۱ء

سوال	مفتی صاحب۔ ایک مولانا صاحب نے اپنے بیان میں کہا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے زمانے میں اتنی تنگ عیشی تھی کہ خود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس زمانے میں ہمارا یہ حال تھا کہ ایک مرتبہ ہمارے گھر میں جینیٹ کا کپڑا کہیں سے تحفے میں آگیا، یہ ایک خاص قسم کا نقش و نگار والا سوتی کپڑا تھا اور کوئی بہت زیادہ قیمتی کپڑا نہیں تھا لیکن پورے مدینہ منورہ میں جب بھی کسی کی شادی ہوتی اور کسی عورت کو دلہن بنایا جاتا تو اس وقت میرے پاس یہ فرمائش آتی کہ وہ جینیٹ کا کپڑا عاریتاً ہمیں دے دیں تاکہ ہم اپنی دلہن کو پہنائیں۔ بعد میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ آج اس جیسے بہت سے کپڑے بازاروں میں فروخت ہو رہے ہیں وہی کپڑا آج اگر میں اپنی باندی کو بھی دیتی ہوں تو وہ بھی ناک منہ چڑھاتی ہے کہ میں تو یہ کپڑا نہیں پہنتی۔ بندہ نے چونکہ یہ واقعہ پہلی دفعہ سنی، تو بیان کے بعد مولانا صاحب سے اس کا حوالہ مانگا تو انہوں نے کہا کہ میں نے کسی بزرگ سے سنا ہے [illegible]

دار الافتاء

مستفتی: حافظ دلاور (کوہاٹی) 0334-8251826
ای میل - dilawerkhan.afridi@gmail.com
بقلم: محمد شیر [illegible]
سکنہ: راز گیر باندہ ڈاکخانہ بلی ٹنگ ضلع کوہاٹ

کتاب کا حوالہ معلوم نہیں ۔ براہ کرم رہنمائی فرمائیں ۔
کہ کتب احادیث میں اس طرح کا کوئی واقعہ ہے ؟
اگر موجود ہے تو اصل ماخذ مع اسنادی حیثیت واضح فرمائیں
نوازش ہوگی ۔

دار الافتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! کیا فرماتے ہیں (محدثین کرام):

مفتی صاحب ایک مولانا صاحب نے اپنے بیان میں کہا کہ صحابہ رضی اللہ عنھم کے زمانے میں اتنی تنگ عیشی تھی کہ خود حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا فرماتی ہے کہ "اس زمانے میں ہمارا یہ حال تھا کہ ایک مرتبہ ہمارے گھر میں چھینٹ کا کپڑا کہیں سے تحفے میں آگیا، یہ ایک خاص قسم کا نقش ونگار والا سوتی کپڑا تھا اور کوئی بہت زیادہ قیمتی کپڑا نہیں تھا لیکن پورے مدینہ منورہ میں جب بھی کسی کی شادی ہوتی اور کسی عورت کو دلہن بنایا جاتا تو اس وقت میرے پاس یہ فرمائش آتی کہ وہ چھینٹ کا کپڑا عاریۃً ہمیں دیدے تاکہ ہم اپنی دلہن کو پہنائیں، بعد میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا فرماتی تھیں کہ آج اس جیسے بہت سے کپڑے بازاروں میں فروخت ہو رہی ہیں وہی کپڑا آج اگر میں اپنی باندی کو بھی دیتی ہوں تو وہ بھی ناک منہ چڑھاتی ہے کہ میں تو یہ کپڑا نہیں پہنتی"، بندہ نے چونکہ یہ واقعہ پہلی دفعہ سنی، تو بیان کے بعد مولانا صاحب سے اس کا حوالہ مانگا تو انھوں نے کہا کہ میں نے بھی بزرگوں سے سنا ہے، کتاب کا حوالہ معلوم نہیں، براہ کرم رہنمائی فرمائیں کہ کتب احادیث میں اس طرح کا کوئی واقعہ ہے؟ اگر موجود ہے تو اصل مأخذ بمع اسنادی حیثیت واضح فرمائیں نوازش ہوگی۔

المستفتی: حافظ دلاور (کوہاٹی)

فون نمبر: 03348251826

دار الافتاء

★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

واضح رہے کہ سوال میں ذکر کردہ روایت سے ملی جلی ایک روایت امام بخاری علیہ الرحمۃ نے اپنی صحیح بخاری کی "کتاب الھبۃ" کے اندر "باب الاستعارۃ للعروس عند البناء" کے تحت ذکر فرمائی ہے اور وہ یہ ہے کہ حضرت ایمن علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا کی خدمت میں حاضر ہوا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا قطر کی ایک قمیص پہنی ہوئی تھی (دوسرے طریق میں یہ ہے کہ ایک قسم کا سوتی کپڑا آپ رضی اللہ عنھا کے زیب تن تھا) جس کی قیمت پانچ درہم تھی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا نے فرمایا کہ ذرا منہ اٹھا کر دیکھو، یہ جاریہ اس بات سے بڑا تکبر کرتی ہے (منہ چڑھاتی ہے) کہ اس قمیص کو گھر میں بھی پہنے جبکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں میرے پاس اسی قسم کی ایک قمیص تھی اور مدینہ منورہ میں جب کسی کی شادی ہوتی تھی، عورت کو تیار کیا جاتا تھا (یعنی اس کو دلہن بنایا جاتا تھا) تو وہ قمیص مجھ سے عاریۃً لی جاتی تھی کہ ہم اپنی عورت کو دلہن بنا رہے ہیں اس لئے آپ وہ قمیص ہمیں بھیج دیجئے، ہم اس کو پہنائیں گے۔

(اس حدیث کی تشریح میں علامہ ابن الجوزی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس حدیث کو بیان کرنے کا مقصد یہ تھا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم شروع اسلام میں بہت تنگ حالی میں تھے اور ایک کم قیمت چیز کی بھی ان کے ہاں بہت قدر ہوتی تھی اب یہ زمانہ آگیا ہے کہ ہماری جاریہ بھی اس کو گھر میں پہننے سے انکار کرتی ہے کہ یہ میرے لائق نہیں ہے، ایسازمانہ آگیا ہے)۔

چونکہ یہ حدیث " صحیح بخاری" کی ہے اور صحیح بخاری کی تمام مسند مرویات کی صحت پر علماء کا اتفاق ہے، نیز یہ حدیث مختلف محدثین نے اپنی اپنی کتابوں میں صحیح بخاری کا حوالہ دے کر روایت کی ہے جن کی تفصیل ذیل میں حوالہ جات میں درج کی جاتی ہے۔

کمافی صحیح البخاری علیہ الرحمۃ (699/2)مط:الطاف

حدثنا ابو نعیم ثنا عبد الواحد بن ایمن ثنی ابی قال دخلت علی عائشة رضی اللہ عنہا وعلیها درع قطر (قطن) ثمن خمسة دراهم فقالت ارفع بصرك الی جاریتی انظر الیها فانها تزهی ان تلبسه فی البیت وقد کان لی منهن درع علی عهد رسول الله فما کانت امرأة تقین بالمدینة الا ارسلت الی تستعیره.

وفی المسند الجامع (779/19)مط:دار الجیل

عن ایمن قال دخلت علی عائشة رضی اللہ عنہا وعلیها درع قطر ثمن خمسة دراهم فقالت ارفع بصرك الی جاریتی انظر الیها فانها تزهی ان تلبسه فی البیت وقد کان لی منهن درع علی عهد رسول الله ﷺ فما کانت امرأة تقین بالمدینة الا ارسلت الی تستعیره ،اخرجه البخاری علیہ الرحمۃ 216/3قال:حدثنا ابو نعیم قال حدثنا عبد الواحد بن ایمن قال حدثنی ابی فذكره.

وفی عمدة القاری (5/1)مط:احیاء التراث العربی

اتفق علماء الشرق والمغرب علی انه لیس بعد کتاب الله تعالی اصح من صحیحی البخاری ومسلم فرجح بعض منهم المغاربة صحیح مسلم علی صحیح البخاری والجمهور علی ترجیح البخاری علی مسلم.

وفی تحفة الاشراف (387/11)مط:دار الکتب العلمیة

حدیث: دخلت علی عائشة رضی الله عنها وعندها جاریة علیها درع قطری ثمن خمسة دراهم فقالت ارفع بصرك الی جاریتی فانظر ما علیها فانها تزهی ان تلبسه فی البیت وقد کان لی منهن درع علی عهد رسول الله ﷺ فما کانت امرأة تقین بالمدینة الا ارسلت الی تستعیره.

وفی جامع المسانید والسنن (144/34) دار الفکر

حدیث: دخلت علی عائشة رضی الله عنها وعندها جاریة علیها درع قطری ثمن خمسة دراهم فقالت ارفع بصرك الی جاریتی فانظر ما علیها فانها تزهی ان تلبسه فی البیت وقد کان لی منهن درع علی عهد رسول الله ﷺ فما کانت امرأة تقین بالمدینة الا ارسلت الی تستعیره.

دار الافتاء

وكذافى الكتب الآتية:

فتح البارى (241/5)مط: دار المعرفة ،الكوثر الجارى (246/5)مط:احياء التراث العربى،عمدة القارى (261/13)مط:دار الكتب العلمية ،ارشاد السارى (62/6)مط:دار الكتب العلمية ،مرقاة المفاتيح (238/8)مط:رشيدية ، مشكوة المصابيح (377)مط:قديمى.

واللہ اعلم بالصواب

خلیل احمد عفی عنہ

دارالافتاء جامعہ اشرف المدارس کراچی

08/ربیع الثانی/1443ھ

14/نومبر/2021ء

الجواب صحیح
بندہ محمد یونس عفی عنہ
۹/۴/۱۴۴۳ھ

الجواب صحیح
بندہ عبداللہ سلیم عفا اللہ عنہ
۸/۴/۱۴۴۳ھ

الجواب صحیح
احسان اللہ عفا اللہ عنہ
۹/۴/۱۴۴۳ھ

دار الافتاء
فتوى نمبر ۱۸۷/۸۷
مورخہ ۱۰/۴/۱۴۴۳ھ
16/11/2021